اسلام اور جین مت میں طہارت اور تقابلی جائزہ

Purification in Islam and Jainism: A Comparaive Review محدر ماض خان الازم ع

**عبدالرحمٰن

Abstract:

Allah created all the required things fo the world since the world was given existence. Human was made its tenant and was equipped with art of living and eversince human life exists in all the corners of the world whatsoever religion they follow, but they do follow a set of social principles in life.and literal meaning of those principles is called religion, because religion literally mean"way of living or manner of living".and contextually religion may be defined as the principles followed to live life.

In the light of this definition of religion some people have been confronted having no concept of religion, they are called Communists. But anyone who does not believe in Allah and the Prophet PBUH are termed Communists. In the following dissertation a comparison has been drawn between Islam and jeen Mat to show that no religion can compete Islam in terms of Clarity or cleanliness.

اللہ تعالیٰ نے جب سے اس دنیا کو وجو د بخشااس میں ضروریات مہیا کیں۔انسان کو اس کا مکین بنایا اور اسے زندگی گزار نے کاڈھنگ اور سلیقہ سکھایا چنانچہ آج تک دنیا میں جہاں کہیں بھی انسان آباد ہے خواہ اس کا تعلق کسی بھی دین یادھرم اور مذہب سے ہو، بہر حال اس کا اپناایک طرز معاشرت ہے جسے وہ شدت کے ساتھ اختیار کیا ہو اہے اور لغوی معنی کے اعتبار سے یہی مفہوم مذہب کا ہے کیونکہ "مذہب" اسم ظرف کا صیغہ ہے اور مصدر میمی کے طور پر استعال ہوتا ہے۔ بمعنی چلنے کی جگہ یا چلنے کاراستہ وغیرہ واور اصطلاحی طور

اسشنٹ پر وفیسر شعبہ علوم اسلامیہ ومطالعہ مذاہب مزارہ یو نیورسٹی مانسہرہ

بي - ایچ - ڈی ریسرچ سکالر ، شیخ زایداسلامک سنٹر ، یو نیور سٹی آف بیثاور

پر مذہب کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ جن اصول و قواعد پر چل کر زندگی گزاری جاسکے ان اصولوں کو" مذہب" کہاجا تاہے۔

مذہب کے اس تناظر میں بعض ایسے لوگ بھی سامنے آئے ہیں جن کا کوئی نظریہ اور مذہب نہیں۔
انہیں دھریہ کہا جاتا ہے۔ تاہم دھریہ کی یہ "تعریف" جو خداور پیغیمر خداکا منکر ہو جامع ہے۔ کیونکہ ہر
انسان اپنے اپنے طرز پر زندگی گزار رہا ہے۔ اور اس نے اپنی زندگی کے لئے خاص نہج کو منتخب کرر کھاہے اور
اس کو مذہب کہتے ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں اسلام اور جین مت کے در میان فلسفہ صفائی کا تقابلی جائزہ پیش کیا
جارہا ہے تا کہ دنیا کو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے کہ دنیا میں اسلام ایک ایسادین ہے کہ صفائی
کے حوالے سے جین مت مذہب اسلام کے قریب نہیں بھٹک سکتا۔ تقابل تو در کنار۔

اس سے جہاں اسلام کی عظمت و اہمیت اجاگر ہو گی وہیں دور حاضر کے خوشنما، جاذب نظر اور پر کشش نعروں کی حقیقت بھی واضح ہو سکے گی۔

جين ازم كاتعارف:

" جین" کالفظ" جنا" سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں "فاتے اور غالب" ۔ یہ لوگ اپنے زعم میں اپنی خواہشات پر غالب آچکے ہیں۔ اس لئے یہ اپنے آپ کو "جینی" کہتے ہیں۔ جین مت کے ماننے والوں کا عقیدہ ہے کہ جین مذہب ایک قدیم ازلی اور ابدی مذہب ہے جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اس میں چو ہیں راہنما گزرے ہیں جن کی عمریں نا قابل ترین حد تک طویل تھیں۔ ان میں سب سے پہلا مصلح آدمی نا تھ اور سب سے آخری مصلح پر سوناتھ تھا۔ یہ تمام راہنما چھتری گھر انوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ موجودہ جین مت کا بانی "مہاویر" کو قرار دیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مہاویر کی پیدائش "پر سوناتھ" سے ڈھائی سوسال بعد ۱۳۵۰ق م کوہوئی۔ اُن کے عقیدے کے مطابق اِس دور میں مہاویر کے بعد اب کوئی راہنما نہیں آئے گا۔ تاریخی اعتبار سے اس رائے کی تائید ہوتی ہے کہ جین مذہب کے بانی مہاویر نہیں سے بلکہ پہلے سے یہ مذہب کے بانی مہاویر نہیں سے بلکہ پہلے سے یہ مذہب کے بانی مہاویر نہیں سے بلکہ پہلے سے یہ مذہب

مهاوير كاتعارف:

مہاویر جین کی پیدائش ۴۸۶ ق م کو مشرقی ہندوستان کے مشہور شہر دیسائی کی ایک نواحی بستی میں ہوئی تھی۔ ان کے والد کا نام سدھارتھ اور والدہ کا نام ترسالہ تھا۔ ان کی والدہ ایک کھشتری خاتون تھیں جو ویبای اور مگدھ کے حکمر ان خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ سوتیا مبریعنی سفید پوش جینیوں کی روایات کے مطابق اس نے ایک شہزادی "ایشووما" سے شادی کی تھی اُس وقت آپ کی عمر انیس سال تھی۔ دس سال تک نہات خوشگوار زندگی بسر کر تارہا۔ جب تیس سال کی عمر میں قدم رکھاتو دنیاترک کر دی اور پر سوناتھ کا مسلک اختیار کیا۔ بارہ سال مکمل بر منگی اور فقر وفاقہ کی حالت میں راہبانہ زندگی بسر کی تقریباً چھ سال تک وہ ایک بھگشو "گوسالہ" کی معیت میں رہا۔ لیکن گوسالہ نے اسے چھوڑ دیا اور اس سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا چھ سال مزید ریاضتیں کرتے ہوئے نجات کی تلاش میں مارامارا پھر تارہا۔ تیر ھویں سال کو دریائے چوپالگاکے کنارے اپنی ریاضت سے کامیابی حاصل کی اور بیالیس کی عمر میں وہ ایک نئے منہ ہب کے راہنما بن گئے مہاویر کے بہتر سال کی عمر میں بہوری کی عمر میں کو وفات پائی۔ اس اعداد و شار سے یہ معلوم ہو تا ہے کہ مہاویر گوتم بدھ کے بہم عصر تھے 2۔

جین مت میں نجات کے ذرائع:

جین مت میں سب سے اہم مئلہ نروان اور اطمینان قلبی کا حصول ہے کیوں کہ جس وقت مہاویر پید اہوااس وقت سب سے بڑامئلہ یہی تھالہٰ دامہاویر نے اس کے لیے دوطر یقے ایجاد کیے جن میں سے ایک طریقہ ایجابی ہے اور دوسر اسلبی۔ سلبی طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل سے ہر قشم کی تمنااور خواہشات نکال چھیکے جب خواہشات نکل جائیں توروح مسرت اور شادمانی سے ہم آغوش ہو جائے گی یہی مسرت "نروان" کہلا تا ہے کیونکہ تمام پریشانیوں کا سرچشمہ انسانی خواہشات ہیں جو غیر محدود اور غیر متناہی ہیں جب خواہشات پوری نہیں ہو تیں تووہ غم سے دوچار ہو تا ہے۔ جب خواہشات اور تمنائیں نہ ہوں گی توروح کواطمینان حاصل ہو گا۔

جین مت میں حصول نروان کا ایجانی طریقہ یہ ہے کہ انسان کے عقائد، علم اور عمل درست ہوں انہیں تین رتن کہا جاتا ہے اعمال کی در عنگی کا دارومدار پانچ اصولوں پر ہے۔ اور ان پانچ اصولوں کو جینی مذہب میں بنیادی اہمیت حاصل ہے جن کی تفصیل ہے ہے 3:

الف۔ اہمے :کسی ذی روح کو قتل نہ کیا جائے اور کسی کو زبان یا ہاتھ وغیر ہسے تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ اہمے کو جبین مت میں بنیادی اور مرکزی ستون گر دانا جاتا ہے۔

- ب۔ <u>استیام</u>: چوری سے پر ہیز کرناچاہے حلال روزی کمائی جائے دوسروں کے اموال کوناجائز طریقے سے حاصل کرنے سے پر ہیز کرناچاہئے۔
 - ج۔ ستیام: جھوٹ فخش گفتگوسے بازر ہناچاہئے اور ہمیشہ راستی کو اپنا شعار بنایا جائے۔
 - د برهمچاریام: عفت و عصمت اور پاکبازی کی زندگی بسر کی جائے۔
 - س۔ ایری گراہہ: دنیاسے بے رغبتی، لذات مادی اور حواس خمسہ پر غلبہ ہونا چاہئے۔

جین مت میں نجات اور نروان کے حصول کیلئے اور بھی بہت سے اصول اور قوانین ہیں جو جین مت کے مطابق ہر "نجات" کے خواہشمند کیلئے لازمی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ فرد کی پوری زندگی ایک بہت سخت ڈسپلن کا تابع ہو تا ہے۔ ادھر تمام لوگ خواہشات کی نفی کے اعلیٰ ترین معیار کیلئے فوراً تیار نہیں ہوسکتے۔ اس لئے انہوں نے ایسے لوگوں کو یہ آسانی دی ہے کہ وہ مکمل ترک دنیانہ کرتے ہوئے گھر بار والی ساجی زندگی بسر کرسکتے ہیں اور ملکی سے شکل قوانین وضوابط کا مانناکا فی ہوگا۔

جين ازم مين صفائي كافلسفه:

طہارت وصفائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ظاہر کی طہارت یعنی کسی چیز کے ظاہر کا صاف ہونا مثلاً جسم کا ظاہر گندگی ، بد ہواور میل کچیل وغیرہ سے پاک وصاف ہونا۔ دو سری باطنی طہارت ہے اس سے مراد ہیہ ہے کہ کسی چیز کا نظر نہ آنے والا حصہ مثلاً انسان کا دل و نفس وغیرہ کومادیت کی محبت اور اخلاق رذیلہ وغیرہ سے پاک وصاف کرنا۔ جین مت کی تعلیمات کے مطابق روح و ذہن کی صفائی یعنی باطنی طہارت تو عاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اصولِ خمسہ (اہمیہ، ستیام، استیام، برہمچاری، اوراپری گراہہ) خصوصاً اہمہ قانون کے مطابق کسی ذی روح کو قتل کرنا، نقصان پہنچانا اور تشد دکرنا جائز نہیں اس لئے انہوں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے منہ اور ناک کے نتھنوں پر گیڑ اباند ھے رکھتے ہیں تاکہ کوئی جاندار چیز اندر نہ جاکر مر جائے گیانی چھان کر پیتے ہیں۔ گوشت نہیں کھاتے کیونکہ گوشت کھانے کیلئے جانور کو مارنا ہوگا اور یہ ان کے نزدیک جائز نہیں۔ اس لئے یہ لوگ قصاب کا پیشہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اور نہ جانوروں اور مجھلیوں وغیرہ کا شکار کر سکتے نہیں ۔ اس لئے یہ لوگ قصاب کا پیشہ اختیار نہیں کر سکتے۔ اور نہ جانوروں اور مجھلیوں وغیرہ کا شکار کر سکتے ہیں ۔ کار پینٹری پیشہ اختیار کرنا جائز نہیں آر استعال ہوئی دی روح نہ مر جائے۔ اس طرح صابن، شیپواور کا سمینئس وغیرہ جس میں حیوانات کی چربی وغیرہ استعال ہوئی ہوان کا استعال کرنا ہی جڑرے کی مصنوعات استعال کرنا جائز نہیں اگر استعال کرنا ہو تو وہ بھی قدرتی طور پر مر دہ جانور جائز نہیں۔ چڑے کی مصنوعات استعال کرنا جائز نہیں اگر استعال کرنا ہو تو وہ بھی قدرتی طور پر مر دہ جانور

کے چڑے کو استعال کرناہو گا⁸۔ بھٹی کے کام سے اس لئے دور رہتے ہیں تا کہ غیر مرنی حشرات کے ہلاکت کاسب نہ ہے ⁹ پانی نہیں ابالتے۔ دانتوں کو صاف نہیں کرتے کیو نکہ اس سے جراثیم مرنے کا خطرہ ہے۔ نیز زبین پر سونااور اپنے بالوں کا کائناہو گاجب کہ د گمبر فرقے والوں کا خیال ہے کہ جب لوگ دریا میں کپڑے دھوتے ہیں تواس میں جاندارو غیرہ کے مرنے کا خطرہ ہے اور سوتیامبر فرقے کا عقیدہ ہے کہ کپڑوں کی صفائی سے زیادہ ذبین کی صفائی کی ضرورت ہے ¹⁰ نیز چلتے وقت اپنے ساتھ ایک جھاڑو بھی رکھتے ہیں جس کے دریا ہیں کہاں وہ قدم رکھتے ہوں۔ یا بیٹھتے ہوں۔ یا بیٹھتے ہوں۔ یا کہی چیز کور کھناہو تا کہ کوئی جو بال جھوٹا کیڑا گئی اس جہاں وہ قدم مرائے اور سادھو جان لینے کے عظیم گنا ہ کامر تکب نہ ہو جائے اسادھووں کیلئے رات میں چانا پھر نا منع ہے کیونکہ کسی سادھو کے قدم کے نیچے کیڑے مکوڑے دب کرم جانے کا خدشہ ہے۔ جینوں میں دگمبر فرقہ والے اکثر بالکل برہنہ پھرتے رہتے ہیں تا کہ خواہشات اور تکبر ختم ہو جائے ¹¹ سادھولوگ نہاتے نہیں کیونکہ نہانے سے جراثیم وغیرہ کے مرنے کا خدشہ ہے۔ ¹³ اور تا کہی تکائی اس کو بہر حال اپنے آپ کوزندہ رکھناہو تا ہے تا کہ دوروحانیت کی چکیل سادھو کو ہر طرح کی تکالیف بر داشت کرنی ہوتی ہیں لیکن اس کو بہر حال اپنے آپ کوزندہ رکھناہو تا ہو تا کہ دوروحانیت کی چکیل سے پہلے ہے کار موت نہ مرسکے۔ اس طرح ایک سادھو کیلئے بائیس قشم کی بہت تا کہ دوروحانیت کی جکیل سے پہلے ہے کار موت نہ مرسکے۔ اس طرح ایک سادھو کیلئے بائیس قشم کی تکالیف حدے ذمل ہیں:

- ا۔ بھوک
- ۲۔ پیاس
- سے سردی
- سم۔ گرمی
- ۵۔ کیڑوں کے کاٹنے کی تکلیف
 - ۲۔ ننگے رہنا
 - ۷۔ نایسندیدہ جگہ رہنا
 - ۸۔ جنسی جذبے تقاضے
 - ٩۔ زیادہ چلنا

ا ایک وضع میں طویل وقفے کیلئے بیٹھنا

اا۔ زمین پر آرام کرنا

١٢_ برابھلاسننا

۱۳ ماریپی برداشت کرنا

۱۴ سجيک مانگنا

۵۱۔ بھیک مانگنے پر بھیک نہ ملنا

۱۲_ بیاری

کانے گڑنا

۱۸۔ جسمانی گندگی اور ناپاکیاں

اے عزتی برادشت کرنا

۲۰ اینے علم کی قدر دانی نہ ہونا

۲۱ کسی نه کسی در جه میں اینے اندر جہالت کو موجودیانا

۲۲۔ جبین مت کے عقائد کے سلسلے میں شکوک وشبہات کا پیدا ہو ناشامل ہے ¹⁴۔

مطلب میہ ہوا کہ جین مت کی تعلیمات کے روسے جسم کی ظاہری صفائی کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور نہ جسم کی ظاہری طہارت وصفائی پر کوئی توجہ دی جاتی ہے کیونکہ جین مت کی تعلیمات کا فلسفہ میں ہے کہ جسم جتنا ہی زیادہ گندا اور ناپاک ہوگا اتنا ہی سادھو زیادہ روحانی ترقی کے منازل طے کہ جسم جتنا ہی زیادہ گ

طہارت کے بارے میں اسلامی تعلیمات:

قر آن و حدیث کی تعلیمات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اسلام ایک فطری مذہب ہے کیونکہ فطرت جن چیزوں سے محبت کرتی ہے اسلام میں بھی ان چیزوں کی محبت کا درس پایا جا تا ہے اور جن چیزوں سے فطرت نفرت کرتی ہے اسلامی تعلیمات میں بھی ان چیزوں کے بارے میں نفرت کرنے کا سبق ملتا ہے۔ مثلاً صفائی اور گندگی؛ فطرت صفائی سے محبت اور گندگی سے نفرت کرتی ہے اور اسلام میں بھی صفائی کا خیال

رکھنے اور گندگی سے بازر ہنے کے بہت سارے احکام قر آن پاک اور احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔ دین اسلام میں صفائی کے ہر پہلو کے بارے میں واضح احکام موجود ہیں کیونکہ طہارت کے چار مر اتب ہیں:

مرتبه اول ۔ ظاہر کونایا کیوں اور پلیدیوں سے پاک کرنا۔

مرینبه دوم۔ اعضاء کواللہ تعالی کی نافرمانیوں اور گناہوں سے بچانا۔

مرتبه سوم۔ دل کواخلاق مذمومہ ور ذیلہ سے صاف کرنا۔

مرتبه چهارم م اینے ضمیر کوماسوی الله سے صاف کرنا۔

سب سے پہلے ہم وہ آیات اور احادیث ذکر کرتے ہیں جو ظاہر کو ناپاکیوں اور پلیدیوں سے صاف رکھنے پر زور دیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قران پاک میں صفائی کرنے والوں کو اپنا محبوب قرار دیا ہے۔

الله تعالى كار شاوم: "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ "15 ترجمه: بِ شَك الله تعالى محبت كرتاان لو گول سے جو توبه كرتے ہيں اور ان لو گول سے جو صفائی كرتے ہيں۔

عدم طہارت کی صورت میں ہر نماز کے لئے اعضاء اربعہ کے پاک کرنے کا حکم دیا گیاہے۔ کیونکہ اس کے بغیر نماز جیسی عبادت قبول نہیں ہوتی۔اس میں حکمت سے ہے کہ گناہوں اور غفلت کے باعث جو روحانی نوروسر ور اعضاءسے سلب ہو چکا تھاوضو کرنے سے دوبارہ ان میں عود کرتاہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاةِ فاغْسِلُواْ وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَافِقِ وَامْسَحُواْ بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَينِ الْ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولو۔ سر کا مسح کرواور اپنے پیروں کو شخنوں تک دھوڈالو۔

عبادت کے وقت خوب زینت اختیار کرنے کا فرمان ہے۔ حبیبا کہ ارشاد ہے:

" يَا بَنِي آدَمَ خُذُواْ زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ " ' ¹⁷ ترجمہ: اے اولاد آدم! ہر نماز کے وقت خود کو سنوارو۔

بادشاہوں کے دربار میں نظافت وطہارت کالحاظ ہو تاہے ان کے دربار میں آنے والوں کیلئے پاک اور اور صاف لباس پہن کر داخل ہونے کالحاظ ضروری ہوتاہے پس جیسا کہ لباس کی صفائی اور مکان کی

ستر ائی بادشاہوں کو پیند ہوتی ہے ایباہی احکم الحا کمین و مالک الملک پاک ذات کو پاکیزگ اور ستر ائی لباس و مکان کی اور نظافت دل کی مد نظر ہے کیونکہ وہ پاک ہے اور پاکی چاہتا ہے، کیڑوں کی صفائی کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَيْمَابَكَ فَطَهِّوْ، وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ" 18 ايخلباس كوياك كراور گندگى سے كناره كر

ناپاکی اور میل سے شیاطین کو مناسبت ہے اس لئے اللہ تعالی کے حضور میں کھڑے ہونے کے وقت شیاطین کے ساتھ مناسبت رکھنے والی اشیاء سے بالکل قطع تعلق اور کنارہ کش رہنا چاہیے ورنہ حضور دل مین خلل ہوگا۔ اور مقامات عبادت کوخوب یاک رکھنے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ''19' ترجمہ: اور میرے گھر کو طواف، قیام اور رکوع وسجدہ کرنے والول کیلئے یاک صاف رکھنا۔

اسی طرح احادیث مبار که میں بھی طہارت کی اہمیت پر بہت زور دیا گیاہے۔ یہاں تک کہ طہارت کوایمان کا جز قرار دیاہے۔

حضرت الك اشعرى رضى الله عنه آپ مَثَّ الله عنه آپ مَثَلِث مَان کا جزہے۔ (الطهور شطر الایمان ''20

کیونکہ طہارت اس لئے کی جاتی ہے کہ باطن منور ہوجائے اور انس وسر ورپیدا ہو اور افکار ردیہ دور ہوجائیں۔اور تشویشات وپراگندگی ،پریشانی وافکار رک جائیں۔پوری جسم کی صفائی کے بارے میں آپ مَنَّا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ اللَّهِ اللَّهِ مَا اللَّهِ مَا اللَّهِ اللَّهُ اللَّاللَّ اللَّاللَّاللَّاللَّا اللَّهُ اللَّهُ اللَّاللّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ آپ سَاگُانَیْکُم نَے فرمایا: ''حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعة ایام یوم یغسل فیه راسه و جسده ، 21،

ترجمہ: ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ہفتہ میں ایک دن مقرر کرے جس میں وہ عنسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

اس میں حکمت سے ہے کہ پور اہفتہ عنسل نہ کرنے کی صورت میں جسم سے پسینہ نکلتا ہے جو بد بو اور تعفن کا باعث بن کر اپنے اور دوسروں کیلئے موجب ایذاء بنتا ہے یا جسم کے مسامات سے زہر یلے مواد پسینہ وغیرہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں جو کہ غسل نہ کرنے کی صورت میں ان پر گر دو غبار پڑنے سے مسامات بند ہوجاتے ہیں اور مسامات کے بند ہونے سے زہر ملے مواد پھر اندر جاکر مختلف بیاریوں کا باعث بنتے ہیں۔
اسی طرح ہر مسلمان نماز پڑھتا ہے۔ اور نماز بغیر طہارت کے قبول نہیں ہوتی اس لیے آپ صلی اللّٰد علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے پہلے وضواور طہارت حاصل کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضرت عبد الله بن عمر رضی الله عنهماسے روایت ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لا يقبل الله صلاة الا بطهور "20 آپ صلى الله عليه وسلم نے فرمايا كه نماز بغير طهارت كے قبول نہيں ہوتى ـ دانتوں كى صفائى كے بارے ميں ارشاد ہے: حضرت عائشہ رضى الله عنها سے روايت ہے: "قال النبى صلى الله عليه وسلم السواك مطهرة للفم و مرضاة للرب" "3 ترجمه: مواك كرنامنه كى صفائى اور رب كى رضا ہے ـ

کیونکہ مسواک نہ کرنے کی صورت میں مسوڑ ھوں اور دانتوں میں بقیہ غذا کے ذرات اور میل جم
کر منہ میں تعفن اور بد بوپیدا کر دیتے ہیں۔ نیز بات چیت کرتے وقت اور نشت وہر خاست میں دانتوں کی
زر دی اور میل پر نظر پڑنے سے طبائع سلیمہ اور عام لوگوں کو نکلیف اور نفرت ہوتی ہے۔ اس وجہ سے اعظم
شعائز اللہ یعنی نماز پڑھنے سے پہلے جیسا کہ دیگر میل کچیل کو صاف کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے ایساہی دانتوں
کے میل ومنہ ومسوڑ ھوں کی عفونت کو رفع کرنا بھی مستحسن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نماز سے پہلے مسواک کا
استعال کیا جاتا ہے۔

ناخنوں، مو نچھوں، زیر ناف بالوں اور ختنہ کے بارے میں اسلامی تعلیمات:

حضرت البوهريره رضى الله عنه آپ صلى الله عليه وسلم كاار شاد نقل كرتے هوئے فرماتے ہيں: " خمس من الفطرة ، قص الشارب و نتف الابط و تقلى الاظفار و الاستحداد و الختان " 24 فرماتے ہيں:

آپ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ مونچھوں کا کاٹنا، زیر بغل بال کاٹنا، ناخن کاٹنا زیر ناف بال کاٹنا اور ختنہ کرنا۔

کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ کی صفائی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاار شاد حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مَثَّلَ اللَّیْئِمِ نے فرمایا:

", بركة الطعام الوضوء قبله و بعده "²⁵

کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کھانے کی برکت ہے۔ کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونااس لئے سنت ہے کہ اس سے انسان کے امر اض متعدیہ اتر جاتے ہیں اور انسان کے اندر داخل نہیں ہوتے۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ایک حکمت یہ ہے کہ خوراک کے ذرات ہاتھوں پر ہاتی رہنے سے رات کے وقت نیند میں حشرات کے کاشنے کا خطرہ موجو در ہتاہے جو کہ دھونے سے ٹل جاتا ہے۔

نیندسے بیدار ہو کرہاتھ دھونے کا حکم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" أذاستيقظ أحدكم من الليل فلا يدخل يده في الإناء حتى يفرغ عليها مرتين أو ثلاثا فانه لايدري أين باتت يده "²⁶

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کی نیندسے بیدار ہوجائے تو وہ اپنے ہاتھ برین میں نہ ڈالے جب تک دویا تین بار ہاتھ پریانی نہ ڈالے کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ نیندگی حالت میں اس کے ہاتھ کہاں پھرے ہوئے ہیں۔

پانی کوناپاک نه کرنے میں آپ صلی الله علیه وسلم کاار شاد:

حضرت ابو بريره رضى الله عنه سے روايت ہے '' : لا يغتسل أحد كم في الماء الدائم وهو جنب ''27

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی تھہرے ہوئے پانی میں عنسل نہ کرے درانحالیکہ وہ جنبی ہو۔ شاہر اہوں اور سڑکوں کی صفائی کے بارے میں آپ مَنَّا اللّٰهُ عَلَمْ کا ارشاد: حضرت ابو ذررضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے:

" عرضت على أعمال أمتى حسنها و سىئها فوجدت في محاسن أعمالها الاذي على عاسن أعمالها الاذي عن الطريق "²⁸

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے میری امت کے اعمال دکھائے گئے اچھے اور برے دونوں میں نے دیکھے کہ اچھے اعمال میں تکلیف دہ چیز کوراستے سے دور کرناہے۔

دین اسلام میں کھانے پینے کی چیزوں میں سے پاک وصاف کھانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کاار شاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّباتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ''²⁹

ترجمه: اے ایمان والو! جورزق ہم نے دیاہے اس میں سے یاک کھاؤ۔

پاک اشیاء کھانے کی وجہ بیہ ہے کہ بیہ بات ثابت شدہ اور مسلم ہے کہ غذاؤں کا اثر بھی انسان کی روحانی ، اخلاقی اطوار پر ضرور ہوتا ہے۔ اسلئے شریعت مطہرہ میں مختلف قسم کے جانور مثلا: خزیر ، درندے ، شکاری پرندے ، حشرات الارض وغیرہ کو مختلف وجوہات کے بناء پر ان کے کھانے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ جو درج ذیل ہیں:

- ا۔ خیاثت و گند گی۔
- - س۔ شیطانی امور سے مشابہت۔
 - ہم۔ بعض جانوراور چیزیں زہر ملے ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔
- ۵۔ بداخلاقی یعنی بعض جانوروں کے کھانے سے انسان بداخلاق بن جاتا ہے۔
- ۲۔ بداعتقادی یعنی بعض ایسے جانوروں اور اشیاء کے کھانے سے انسان کے اندر بداعتقادی کے آثار پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسے ما اھل به لغیر الله کا کھانا۔

نیز اہلیہ کے ساتھ حالت طہارت میں جماع کرنے کا حکم دیا گیاہے حالت حیض میں ممنوع قرار دیا گیاہے۔

الله تعالیٰ کاارشادہ:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُواْ النِّسَاء فِي الْمَحِيضِ وَلاَ تَقْرَبُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ 30° تَقْرَبُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ 30°

ترجمہ: یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم حیض کا تو کہووہ ناپا کی ہے۔ سوتم حیض میں عور توں سے کنارہ کرواور صحبت نہ کرویہاں تک کہ وہ پاک نہ ہولیں پس جب وہ پاک ہولیں توان کے پاس آؤجیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیاہے۔

الله تعالی نے حیض کوناپا کی واذی فرمایا ہے توالی حالت میں صحبت کرنے سے شدید ضرر پینچنے کا قوی اندیشہ ہے ۔ البند الله تعالی نے حیض میں جماع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ طب کے روسے جو شخص حالت حیض میں عورت سے جماع کرے اس کو مند رجہ ذیل امراض لاحق ہونے کا خدشہ ہے۔

- ا۔ جرب یعنی خارش
 - ۲۔ نامر دی
- سه سوزش یعنی جلن
 - سم جریان
- ۵۔ جزام اولا دلیعنی جب پیدا ہو تاہے اس کو جذام کی بیاری لاحق ہو جاتی ہے۔
 اس کے علاوہ عورت کو مندر جہ ذیل بیاریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔
 - ا۔ اس کواکثریا ہمیشہ کیلئے خون جاری ہو تاہے۔
 - ۲۔ بچہ دانی یعنی رحم باہر لٹک آتاہے۔
- س۔ بعض عور توں کے لئے اکثر او قات کیا حمل گر جانے کا باعث بن جاتا ہے۔

حالت حیض میں جماع کرنے سے مذکورہ بالاامراض پیدا ہوجانے کا خطرہ ہے۔اس لیے اللہ تعالیٰ

نے اپنے بندوں پررحم کرکے حالت حیض میں جماع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ دین اسلام میں ہر چیز کی صفائی اور نفاست کو ضرور می قرار دیا گیاہے اوران کے بارے میں خصو سًا فقہاء کرام نے فقہ میں تفصیلی احکام ذکر کئے ہیں۔

باطنی طہارت وصفائی کے بارے میں اسلامی تعلیمات:

دین اسلام میں کسی چیز کی ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ باطنی صفائی پر بھی بہت زور دیا گیاہے۔ خاص کر انسان کی روحانی، ذہنی اور قلبی صفائی کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور ان سب کا سرچشمہ تقوی قرار دیا گیاہے۔

الله تعالى فرماتي بين: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنستُم مُسْلِمُونَ "31 ترجمه: المان والو! الله تعالى سے دُروجس طرح اس سے دُرنے كاحق ہے اور تم نہ مرومگر اس حال میں كہ تم مسلمان ہو۔

دل کوپاک وصاف رکھنے کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: " یَوْمَ لَا یَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ. إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ" 32 ترجمہ: جس دن کہ مال اور اولاد پھے کام نہ آئے گلیکن فائدہ والاوہی ہو گاجو اللہ تعالی کے سامنے بے عیب (پاک) دل لے کر آجائے۔

دین اسلام کے احکام بجالانے سے مقصو دانسانوں کو پاک وصاف کرناہے۔

حبیها که ارشاد باری تعالی ہے:

" مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَكِن يُرِيدُ لِيُطَهَّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَــهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ''33

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم پر کسی قشم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ تمہیں پاک کرنے کا اور بھر پور نعمت دیناچاہتاہے تا کہ تم شکر ادا کرتے رہو۔

کیونکہ دین اسلام کے ہر تھم سے تہذیب وتزکیہ نفس وغیر ہ مقصود ہو تاہے۔ان میں سے ایک تھم روزہ ہے۔ جس میں اللّٰہ تعالی نے مختلف حکمتیں رکھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

ا۔ روزہ سے انسان کی عقل کو نفس پر پوراپوراتسلط وغلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲۔ روزہ سے خشیت اور تقوی کی صفت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے جیساکہ کتاب اللہ میں ہے: ''لعلکم تنقون'' ³⁴ ترجمہ: لیعنی تم پرروزہ اس لئے فرض ہوا کہ تم متقی بن جاؤ۔

- س روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی ومسکنت اور اللہ تعالی کے جلال وقدرت پر نظر پڑتی ہے۔

 - ۵۔ دوراندیشی کاخیال ترقی کر تاہے۔
 - ۲۔ حقائق اشیاء کا کشف ہو تاہے۔
 - ے۔ درند گی و بہیمیت سے دوری ہوتی ہے۔
 - ۸۔ ملائکہ الہی سے قرب حاصل ہو تاہے۔
 - 9۔ خداتعالی کی شکر گزاری کاموقع ملتاہے۔
 - انسانی جمدر دی کادل میں ابھار پیدا ہو تاہے۔
 - اا۔ روزہ موجب صحت جسم وروح ہے۔
 - ۱۲۔ روزہ انسان کے لئے ایک غذاہے جو آئندہ جہاں میں انسان کو ایک غذا کا کام دے گا۔
- سا۔ روزہ محبت الٰہی کا ایک بڑانشان ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ کر بیوی کے تعلقات بھی بھول جاتا ہے ایسے ہی روزہ داراللہ کی محبت میں سرشار ہو کر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے ³⁵۔

قرآن پاک میں مومنوں کو دلوں کے کینہ اور بغض سے صفائی کی دعابتلائی گئی ہے: ارشاد باری تعالی ہے: '' وَلَا تَحْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلَّا لِّلَّذِينَ آمَنُ وا '' 36' ترجمہ: اے ہمارے رب! ایمان داروں کے بارے میں ہمارے دل میں کینہ نہ ڈالدے۔

دین اسلام میں بعض ایسے احکام ہیں جن سے دلوں کی گندگی مثلاً: لا کچی، طبع اور بخل وغیرہ کیلئے صفائی کا باعث بنتے ہیں اس لیے ان احکام کو بجالانے کا حکم دیا گیاہے ۔

ارشاد باری تعالی ہے" "خُذْ مِنْ أَمْوَ الِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُدزَكِّيهِم بِهَا" 37 ترجمه: آپ ان كوماف وياك كردے۔

قرآن پاک میں عام طور پرز کو ہ کیلئے لفظ صدقہ استعال ہوا ہے۔ کیونکہ زکو ہ کے معنی پاکی اور نمو وترقی کے ہیں۔ زکو ہ انسان کے لئے بخل و گناہ وعذاب سے رہائی وطہارت کی موجب اور ترقی مال وطہارت دل کا باعث ہے۔ اور صدقہ اس وجہ سے کہا گیاہے کہ یہ فعل صدقہ دینے والے کی تصدیق کر تاہے اور اس کی قلبی حالت یعنی صدق وصفائی نیت کی یہ علامت ہے۔

مسلمانوں پرز کوہ فرض ہونے میں کئی حکمتیں ہیں:

- ا ان میں سے ایک سے ہے کہ انسان سے بخل کی پلیدگی دور ہوجاتی ہے کیونکہ جب وہ اپنے اس مال عزیز کو ترک کر دیتا ہے جس پر اس کی زندگی کا مدار معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیاتھا اس کو محض رب کی خوشنو دی کے لئے دینا میہ کسب خیر ہے جس سے نفس کی وہ بدترین ناپا کی دور ہوتی ہے جو بخل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ایمان میں بھی ایک قسم کی شدت اور صلابت پیدا ہوجاتی ہے۔
- ۲۔ اس میں اعلیٰ در جہ کی ہمدردی سکھائی گئی ہے کیونکہ انسانی ہمدردی کا تقاضایہ ہے کہ غرباء کی امداد کی جائے ہیں زکوۃ اداکرنے سے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی ہوتی ہے۔
- س۔ گناہوں کو دور کرنے اور برکات کوزیادہ کرنے کے موثر ترین ذرائع واسباب میں سے زکوۃ وصد قات ہیں۔

قرآن پاک خود مسلمانوں کے دلوں کی صفائی کے لئے شفاء اور رحمت ہے: ارشاد باری تعالی ہے: " وَنُنزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ "³⁸ بي قرآن جو ہم نازل کر رہے ہيں مومنوں کے لئے توسر اسر شفاء اور رحمت ہے۔

آپ مَاللَّانِيَّمْ بيردعاوِرد کرتے تھے۔ آپ مَاللَّانِیْمْ بیردعاوِرد کرتے تھے۔

"اللهم ننقنى من الخطايا كما يننقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل خطاياى بالماءوالثلج والبرد"39،

ترجمہ: اے اللہ! میری خطاؤں کو دور کر دے جس طرح سفید کیڑے سے میل دور
کیاجا تاہے۔اے اللہ! میری لغرشوں کو پانی، برف اور اولوں کے ساتھ دھولے۔
حسد، بغض اور کینہ وغیرہ سے دل کوصاف رکھنے کے بارے میں آپ سَلَّا عَیْرِ آکا فرمان: حضرت انس
رضی اللہ عنہ آپ مَنَّا اللَّیْرِ آم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''لا تقاطعوا ولاتدابروا ولا تباغضوا ولا تحا سدوا وكونوا عبادالله اخوانا ولا يحل لمسلم ان يهجر أخاه فوق ثلاث '' 40

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باہم تعلقات قطع نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کی طرف پشت کرکے بیٹھواور نہ باہم بغض رکھو اور نہ باہم حسد کرو اور اللہ تعالی کے بندے بھائی بن جاؤاور کسی مسلمان کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

ایک اور جگه حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

عن ابى هرى ره قال قال رسول الله \square : "لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا ولا تدابر واالا ىبىع بعضكم على بىع بعض وكونوا عبادالله الحوانا المسلم الحوا المسلم لا ى ظلمه ولا ى خذ له ولا ى حقره التقوى ههنا وى شى الى صدره ثلاث مرات بحسب امرى من الشر ان ى حقر الحاه المسلم كل المسلم على المسلم حرام دم ومال وعرض ه 41

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ مَنَّ اللَّهِ عَلَیْ اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ مَنَّ اللَّهِ عَلَی دوسرے کی میں حسد نہ کرواور نیچ بخش نہ کرواور نہ آپس میں بغض کرواور نہ ایک دوسرے کی طرف پشت کرکے بیٹھواور نہ کسی کی نیچ پر نیچ کروبلکہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہوائی ہوائی ہوائی ہوائی ہے ، نہ اس پر ظلم کرے۔ نہ اسے ذلیل کرے اور نہ اسے حقیر جانے تقوی اسی جگہ پرہے آپ مَنَّ اللَّهِ اللَّهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ عَلَی طرف تین باراشارہ فرمایا آدمی کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر جانے مسلمان کی جزیر اس کاخون ، اس کامال اور اس کی عزت وآبر و دو سرے مسلمان پر حرام ہر ایک چیز اس کاخون ، اس کامال اور اس کی عزت وآبر و دو سرے مسلمان پر حرام

جين مت اور اسلام مين صفائي كا تقابل:

1۔ جینی عقائد کے مطابق باطنی صفائی اور روحانی ترقی کیلئے کسی ذی روح کو تکلیف پہنچانا منع ہے اس کئے اس کئے اس مند ہب کے پیروکار اکثر سرجھکا کر اور ہاتھ میں جھاڑو وغیرہ لے کرچلتے ہیں۔

ظاہری طور پریہ غیر فطری ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتہائی تکلیف دہ اور انسانی طاقت سے باہر بھی ہے اور اسلام میں روز اول سے یہ حکم ہے۔ "لاَ یُکلِّفُ اللّهُ نَفْسًا إِلاَّ وُسْعَهَا" 42 اللّه تعالیٰ کسی کو مکلف نہیں کرتا مگر اس کے بَس کے مطابق۔

- 2۔ جین مت کے گمبر فرقہ والے بر ہنہ پھرتے ہیں۔جب کہ اسلام ستر پوشی کا حکم دیتاہے۔
 - 3۔ جین مت میں د گمبر فرقے والے نہاتے نہیں جب کہ اسلام میں نہانے کا حکم ہے۔
- 4۔ جین مت میں ایک سادھوکیلئے بائیس قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہے جس میں ایک بیہ بھی ہے کہ ناپاک او گندہ رہنا تا کہ روحانی ترقی اور باطنی صفائی حاصل ہو جائے جب کہ اسلام میں کوئی ایسا حکم نہیں کہ ناپاک رہ کر باطنی صفائی حاصل ہو جائے۔
- 5۔ جین مت میں گرہست کیلئے عمر کے آخری جصے میں کسی جان لیوا بیاری سے سیکھنا یعنی فاقے کے ذریعے خود کشی کا عہد کرنا ہے جو کہ جین مت کے روحانیت کیلئے قابل تعریف موت سمجھی جاتی ہے جب کہ اسلام میں خود کشی کرنا حرام ہے چہ جائیکہ روحانیت حاصل ہو جائے۔
- ۔ جبین مت میں روحانیت کے حصول کیلئے نفس کشی ، اذیت پیندی فاقیہ مستی اور رہبانیت کی تعلیم پر زور دیا گیاہے جب کہ اسلام میں حوصلہ افزائی تو در کنار ان چیزوں کی ہمیشہ حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔

نتائج البحث:

- ا۔ جین مت میں اہمسہ کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔
- ۲۔ جین مت میں ظاہری صفائی نروان کے حصول کیلئے مانع ہے۔
- سر۔ اسلام میں طہارت وصفائی کے بغیر عبادت قبول نہیں ہوتی۔
 - - ۵۔ جین مت ایک جامد اور ساکن مذہب ہے۔
 - ۲۔ جبین مت میں تمام برائیوں کا سرچشمہ خواہشات ہے۔
 - اسلام میں صفائی کا نظام فطرت کے عین مطابق ہے۔
- ۸۔ جبین مت کے کچھ احکام اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ جیسے جھوٹ نہ بولنا، چوری نہ کرناوغیرہ وغیرہ۔

- 9۔ اسلام انسان کے ظاہری وباطنی دونوں صفائیوں پر توجہ دیتا ہے۔جب کہ جین مت میں صرف روح یعنی باطن پر توجہ دی جاتی ہے۔
 - ا۔ جینی خدمت خلق کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔
 - اا۔ جینیوں کا بید دعویٰ ہے کہ بید مذہب دنیا کا قدیم ترین مذہب ہے۔

حواشى وحواله جات

1- مظفر ولی خان، مکالمه بین المذاہب، فاروقیہ کراچی، ۷۰۰ ء، ص ۱۳۲

2- غلام رسول، مذاهب عالم كا تقابلي مطالعه ، علمي كتب خانه لا هور ، ١٩٤٦ ء ، ص ٢٢٢

3- فاروقی عماد الحن، دنیا کے بڑے مذاہب، تعمیر انسانیت لاہور، ۱۲

4- يالرمار شن، ورلڈ ريليجيز، برڻش لائبريري، ۴٠٠ ع، ص ا ١ ا

5- الو ڈرابرٹ اینڈ الاس گریگوری، انسائیکوپیڈیا آف ور لڈریلیجیز، لائبریری آف کا نگریس ۲۰۰۷ء، ص

49

- 6- خان محمد یوسف، تقابل ادیان، بیت العلوم لا بهور، ص ۱۱۹، وارن هر بن، جینزم، لا ببریری اف کیلفور نیا، ۱۹۷۷ رام چاوله کاشی، شر می مجلگوان مهاویر سوامی، طباعت ۱۹۸۱ء، ص ۲۲
 - 7- ولکنسن فیلپ،ائی ویٹینس کمپنینزریلیجینز،dk نیویارک،ص۲۲۷
- 8- جين فيلسو في اينڈ پريکش،www.jainelibrery.org، ص١٤٥ يجو کيثن سميٹي جينا، جينزم ١٠١، ص١٤
 - 9- مظفرولی خان، مکالمه بین المذاہب، ص۳۹۳
- 10 خان محمد يوسف، نقابل اديان، ص ۱۲۰، جبين فيلسو في اينڈ پر ميکش، www.jainelibrery.org، ص ۹ ولکنسن فيلپ، ائی ویٹینس کمپنینزر یلیجینز، dk، نیویارک، ص ۲۲۷
- 11 فاروقی عماد الحسن، دنیا کے بڑے مذاہب، ص 138، جبین فیلسوفی اینڈ پر کیٹس، www.jainelibrery.or، ص ۹
 - 12 خان مجد پوسف، نقابل اویان، ص ۲۰، جین فیلسوفی اینڈیریکٹس،www.jainelibrery.or، ص ۹
 - 13 لال خلف پنالال، ازیری زام لاله، نروان سمت ملکهی شاه جینی، ۱۹۱۵ء، ج۲، ص ۲۲۹، جین فیلسوفی اینڈ پر کیٹس، 190
 - 14 ۔ فاروقی عماد الحن، دنیا کے بڑے مذاہب، ص ۱۴۰۰ ایجو کیشن سمیٹی جینا، جیزم ۱۰۱، ص ۵۵
 - 15 سورة البقرة: ٢٢٢

```
16 - سورة المائدة: ٢
```

ص• ا

40 - القشيري، مسلم بن حجاج، الجامع الصحيح المسلم، جهم، ص ١٩٨٢

41 - ترمذي محمد بن عيسي الترمذي، سنن الترمذي، جهم، ص٣٢٩

42 - سورة البقرة ، ٢٦٨